عورت کا نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنا

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

عورتیں جب گھر میں اکیلے نماز پڑھتی ہیں جیسے روم میں پڑھ رہی ہوتی ہیں، تو کیا اس وقت وہ ہر نماز میں اونچی قراءت کر سکتی ہیں؟ جیسے قراءت کر رہی ہیں، تو شک ہوتا ہے کہ صحیح قراءت کی ہے یا نہیں، تو وہ اونچی آواز سے پانچوں نمازیں پڑھ سکتی ہیں تاکہ ان کو صاف صاف سنائی دے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کسی نماز میں بھی جہر یعنی بلند آواز سے قراءت نہیں کرے گی، یہاں تک کہ اگر سری رکعتوں میں (جن میں امام آہستہ قراءت کرتا ہے جیسے ظہر و عصر کی تمام رکعتوں اور عشاء کی پچھلی دو رکعتوں میں اور مغرب کی آخری رکعت میں) جہر کے ساتھ کم از کم ایک چھوٹی آیت کی مقدار برابر قراءت کی تو اگر بھولے سے جہر ہوا تو سجدہ سہو کرے اور قصداً جہر کیا تو نماز دہرائے۔

نوٹ: جہری قراءت سے مراد یہ ہے کہ اتنی بلند آواز سے قراءت کرنا کہ پہلی صف میں موجود افراد سن سکیں۔ ہاں! اتنی آواز میں پڑھا کہ قریب کے ایک دو افراد تک آواز پہنچ گئی، تو اس میں حرج نہیں کہ یہ بھی آہستہ پڑھنے میں آتا ہے، لہٰذا اگر اپنے دلی اطمینان کے لیے کوئی عورت اس قدر آواز سے قراءت کرے کہ جو قدرِ بلند ہے، لیکن جہری کی تعریف میں نہیں آتی، یا جہر تو ہوا لیکن چھوٹی آیت کی مقدار برابر نہیں بلکہ اس سے کم مثلاً ایک آدھ کلمہ بلند آواز سے نکل جائے تو اس میں حرج نہیں۔

عورت کے جہری نمازمیں جہر کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "ولا تجهر في الجهرية" ترجمہ: اور عورت جہری نمازوں میں جہر نہیں کرے گی۔ (ردالمحتار، جلد1، صفحہ504، دارالفکر، بیروت)

ردالمحتار میں ہے "والإسرار يجب على الإمام والمنفرد فيما يسر فيه وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والأخريان من العشاء" ترجمہ: اور آہستہ آواز میں قراءت کرنا واجب ہے امام پر اور تنہا نماز پڑھنے والے پر ان رکعتوں میں جن میں آہستہ قراءت کی جاتی ہے اور وہ ظہر و عصر کی تمام رکعتیں ہیں اور مغرب کی تیسری اور عشاء کی آخری دو رکعتیں ہیں۔ (ردالمحتار، ج01، ص469، دارالفکر، بیروت)

جہر کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابو المَعالی بخاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "أدنى الجهر أن يسمع غيره وأدنى المخافتة أن يسمع نفسه، وعلى هذا يعتمد" ترجمہ: جہر کی ادنی مقدار یہ ہے کہ نمازی کا غیر بھی سن لے اور آہستہ پڑھنے کی ادنی مقدار یہ ہے کہ وہ خود سن لے اور اسی پر اعتماد کیا گیا ہے۔ (المحیط البرھانی، جلد1، صفحہ311، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "جہر کے یہ معنیٰ ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صفِ اوّل میں ہیں سُن سکیں، یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اعلیٰ کے لیے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سُن سکے۔ اس طرح پڑھنا کہ فقط دو ایک آدمی جو اس کے قریب ہیں سُن سکیں، جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ544، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3801

تاریخ اجراء: 08ذوالقعدۃ الحرام1446ھ/06مئی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net